اختصار و جامعیت، عام فہم انداز اور مستند طور پر پیش کیا گیا ہے۔ یقیناً یہ کتاب عام افراد بالخصوص نوجوانوں کے لیے نبی کریمؐ کی سیرت اور پیغام کو سمجھنے میں مفید ثابت ہوگی۔

اُمت مسلمہ بحیثیت مجموعی اپنے نصب العین اور اپنے قائدانہ کردار سے غافل ہے۔ ان حالات میں ایسی مؤثر کتابوں کی اشاعت قابلِ تحسین ہے۔ (محمد ایوب منیر)

Global Islamic Movement: Why and How?

[عالمی تحریکِ اسلامی: کیوں اور کس طرح؟] مرتبہ: شیمم اے صدیقی۔ ناشر: دی فورم فار اسلامک ورک، بروک لین، نیویارک، امریکا۔ صفحات: ۱۱۹۔ قیمت: ۶ء۹۵ ڈالر۔

مغرب میں اسلام کی تبلیغ اور اشاعت کے لیے جو لوگ کام کر رہے ہیں ان میں شیمم صدیقی صاحب اور ان کے ساتھیوں کا ایک منفرد مقام ہے۔ ایک امریکی شہری کے ساتھ ساتھ وہ ایک صاحبِ دل دانش ور بھی ہیں۔ اس مختصر سی کتاب میں وہ نہایت وسعتِ نظر سے یہ بتاتے ہیں کہ اسلام، جو دنیا کی بہترین اصلاحی تحریک کے طور پر نمودار ہوا تھا، کس المیے سے دوچار ہے۔ اسلام، حقیقی معنوں میں محض رسمی عبادات کا مجموعہ نہیں، جیسا کہ اس کے داعی اُسے پیش کر رہے ہیں، بلکہ ایک ہمہ جہتی نظامِ حیات ہے۔ بدقسمتی سے ۵۷ مسلم ممالک میں کہیں اُسے ایک عالمی سیاسی، معاشی اور معاشرتی نظام کے طور پر پیش نہیں کیا جا رہا۔ جہاں کہیں اسلامی تحریکیں سر اُٹھاتی ہیں، انھیں 'بنیاد پرست' اور 'دہشت گرد' کے ناموں سے نوازا جاتا ہے اور انھیں کچلنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ پوری مسلم دنیا آج 'یورو امریکی صیہونیت' کی غلامی کا قلاوہ گردن میں ڈالے پڑی سو رہی ہے، اور حقیقی معنوں میں ایک مثالی اسلامی ریاست کے قیام کے فریضے سے غافل ہے۔

آج کی دنیا، اپنی ساری پیش رفت کے باوجود اُسی 'جاہلیّت' کے دور سے گزر رہی ہے جب حضورِاکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلامی تحریک شروع کی تھی (ص ۲۷-۲۸)۔ آج مسلمان ساری دنیا میں پھیلے ہوئے، لیکن منتشر اور اپنے اصل مشن سے غافل ہیں۔ قرآنِ مجید میں مسلمانوں کو 'اُمتِ وسط' کہا گیا ہے، اور شہادتِ حق ذمہ داری قرار دی گئی ہے۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ اسلام کو ایک 'دین' کے طور پر سمجھیں اور اس کے مطابق اس پر عمل کرنا اپنا مشن قرار دیں اور اسے

محض 'پوجاپاٹ' کا مذہب نہ بنالیں۔ نظامِ صلوٰۃ کے ساتھ نظامِ زکوٰۃ (مالیاتی نظام) قائم کریں اور عدل وانصاف کی حکمرانی کا اسلامی نمونہ ساری دنیا کے سامنے پیش کریں۔

کتاب کے ضمیمے میں مؤلف نے بڑی عرق ریزی سے دنیا کے ۲۳۱ ملکوں کے کوائف جمع کیے ہیں اوران میں کُل آبادی اور مسلمانوں کے تناسب کے اعداد وشمار پیش کیے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ آج کی دنیا میں انسانی مسائل کے حل کے لیے ایک 'عالمی اسلامی تحریک' کی ضرورت ہے، جس کے لیے اس مختصر کتاب میں بنیادیں فراہم کردی گئی ہیں۔

کتاب کا پیش لفظ ڈاکٹر محمد رفعت نے لکھا ہے۔ سیّد منور حسن اور ڈاکٹر کوکب صدیق کے تبصرے بھی شاملِ کتاب ہیں۔ (پروفیسر عبدالقدیر سلیم)

کتاب الزُہد، ظفراللہ خان۔ ناشر: ایمل مطبوعات، ۱۲، دوسری منزل، مجاہد پلازا، بلیوایریا، اسلام آباد۔ فون: ۲۸۰۳۰۹۶-۰۵۱۔ صفحات: ۳۸+۱۰۲۔ قیمت: ۳۰۰ روپے۔

یہ درست ہے کہ ہمارے علما، حکما اور صوفیہ (صوفیہ درست ہے نہ کہ صوفیا) نے مذہبی ادب کا نہایت گراں قدر ذخیرہ فراہم کردیا ہے (حرفِ ناشر)۔ لیکن اس ذخیرے کا اسلوب، ترتیب وتدوین اور پیش کش ایسی ہے کہ اسے دیکھ کر اس کی ساری 'گراں قدری' ختم ہوجاتی ہے۔ زیرنظر کتاب کی خوبی یہ ہے کہ اس میں زُہد کے موضوع پر احادیثِ نبویؐ کو اس انداز واسلوب، ترتیب اور خوب صورتی سے جمع کیا ہے (اور ناشر نے مصنف کی محنت کی قدر کرتے ہوئے اسے اشاعت وطباعت کے ایسے اُونچے معیار پر پیش کیا ہے کہ اُردو میں خال خال کتابیں ہی اس معیار پر چھپتی ہیں) کہ پڑھی ہوئی حدیثیں بے اختیار دوبارہ پڑھنے کو جی چاہتا ہے۔ ہر حدیث کے ساتھ سند دی ہے۔

مفصل دیباچے میں مؤلف نے بڑی جامعیت سے 'زہد' کا تعارف کرایا ہے۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ بیرسٹر صاحب نے صرف حدیثِ نبویؐ کا نہیں بلکہ صوفیہ کے فرمودات وملفوظات کا دقتِ نظر سے مطالعہ کیا ہے۔ ایسی کتاب جس کی ترتیب میں مرتب کی اپنی شخصیت بھی گھلی ملی نظر آتی ہو، ایک باکمال بات ہے۔ پس یہ فقط ایک علمی (academic) کاوش ہی نہیں، وارداتِ دل کا بیان بھی ہے۔ یہ کتاب بتاتی ہے قرآن وسنت کا انسان مطلوب کیا ہے۔ (رفیع الدین ہاشمی)